بیاہ میں شرکت کی، واقعات جمع کیے، لُغت تیار کیا اور خدا جانے کیا کیا.... میر کی طرح سوغم جمع کیے تو دیوان ہوا'' ـــــ اس طرح ان کے مشاہدات نے انھیں حقائق اوران کے پس منظر سے آگاہی بخشی۔

ناول کی ایک اور انفرادیت اس کی خاص طرح کی زبان ہے۔ مصنفہ نے دیہی کرداروں کے مکالمے پوٹھواری زبان ہی میں تحریر کیے ہیں اور اس کی وضاحت کردی ہے۔ راقم (مبصر) کو پوٹھواری ماحول و معاشرت میں ربع صدی تک رہنے کا اتفاق ہوا۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے افسانوی ادب میں اس تہذیب اور کلچر کی اس سے بہتر عکاسی کسی نے نہیں کی۔ اُردو ادب کے قارئین کے لیے عموماً اور علاقہ پوٹھوار کے باسیوں کے لیے ایک خوب صورت ادب پارہ ہے۔ ناول کا عنوان امیر خسرو کے شعر سے ماخوذ ہے۔ ناول کا اشاعتی معیار، ناشر کے اُونچے ذوق کی دلیل ہے۔ (عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)

تفہیم ترجمۂ قرآن، پروفیسر ریاض احمد طور۔ ملنے کا پتا: B-I، ایجوکیشن ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۹۴۔ قیمت: درج نہیں۔

قرآن فہمی کا شعور عام کرنے کے لیے روایتی درسِ قرآن کے حلقوں کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر قرآن کلاسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں ہزاروں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک کوشش اُردو اور عربی میں تطابق پیدا کر کے قرآن پاک کو سمجھنے اور عربی متن کا اُردو ترجمہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا بھی ہے۔ یہ جدید طریقۂ تدریس ہے۔ اس طریقے میں عربی گرامر کی مشکل اور پیچیدہ اصطلاحات کو استعمال کیے بغیر عام فہم انداز میں قواعد سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حسنِ اتفاق سے قرآنی عربی کے اکثر الفاظ اُردو میں مستعمل ہیں۔ اس سے قرآن فہمی میں مزید سہولت پیدا ہوگئی ہے۔ زیرنظر کتاب اسی طریقۂ تدریس کے مطابق قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے اور پڑھانے کے لیے مرتب کی گئی ہے اور ۴۰ روزہ ترجمۂ قرآن کورس کے لیے سورۂ فرقان اور سورۂ حجرات کے منتخب نصاب پر مبنی ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ ۴۰ روزہ کلاس میں اس نصاب کی تدریس کے نتیجے میں ایک درمیانی ذہانت کا آدمی بھی ۵۰ سے ۷۰ فی صد قرآن کا ترجمہ سمجھنے کی صلاحیت حاصل کرلیتا ہے۔ اس ابتدائی کورس کے بعد مزید مہارت اور فہم دین کے لیے دیگر کورس بھی کروائے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ حقیقت مزید آشکار ہوکر سامنے آتی ہے کہ ''ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، تو ہے کوئی سوچنے سمجھنے والا''۔ (طارق محمود زبیری)